

## 2 حقیقی شعبہ

### 2.1 عمومی جائزہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی معاشی سرگرمی کسی حد تک کمزور رہی۔ اس صورت حال کو جزوی طور پر کئی معاشی استحکام کے اقدامات کے تسلسل سے منسوب کیا جاسکتا ہے جن کے صنعتی شعبے پر قابل ذکر اثرات مرتب ہوئے۔ ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 20ء میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں کچھ بہتری کے باوجود کپاس کی پیداوار میں کمی اور چینی اور چاول کی فصلوں کی کمزور کارکردگی کے اثرات زراعت کے شعبے میں نمو کو محدود کر سکتے ہیں۔ خدمات کا شعبہ بھی اجناس کے پیداواری شعبے میں پیش رفتوں سے متاثر ہوا، جس کی عکاسی تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبوں سے متعلق بعض اظہاریوں میں اعتدال یا کمی سے ہوتی ہے۔

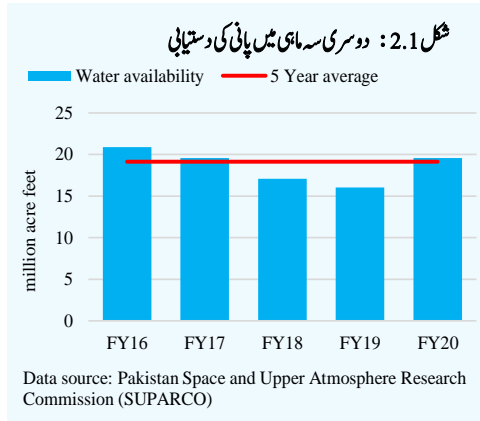
خصوصاً، مالی سال 20ء میں زرعی شعبے کی نمو کی سمت کا دارومدار گندم اور گلہ بانی کے شعبے کے نتائج پر ہو گا۔ گلہ بانی کے اظہاریے فی الحال دستیاب نہیں ہیں، تاہم گذشتہ برس کے مقابلے میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے لیکن یہ ابھی تک حکومت کے مقررہ ہدف سے کم ہے۔ ربیع کے موسم میں خام مال کی بہتر دستیابی کے باوجود پیداوار میں متوقع اضافہ کپاس کی نمو میں کمی کی تلافی کے لیے ناکافی ثابت ہو سکتا ہے۔

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے نے مالی سال 20ء اور مالی سال 19ء دونوں کی پہلی سہ ماہیوں کے مقابلے میں کچھ مثبت علامات دکھانا شروع کیں اور نمو کی صورت حال میں قابل ذکر بہتری آئی۔ تعمیرات سے منسلک صنعت میں نمایاں توسیع ہوئی جسے بظاہر سیمنٹ کی برآمدات اور حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے سے فائدہ پہنچا۔ مزید برآں، سازگار موسمی حالات (جو خام مال سے بلند سکروز جز نکالنے میں معاون تھا) کے ساتھ ساتھ کچل کاری کے موسم کا گذشتہ برس کی نسبت قدرے بروقت آغاز چینی کی پیداوار میں تیزی سے اضافے کا سبب بنا۔ ٹیکسٹائل کے شعبے کی پیداوار بھی زیادہ برآمدات کی بدولت بڑھ گئی۔ منفی پیش رفتوں میں گاڑیوں کی صنعت کی کمزور کارکردگی جبکہ پیٹرولیم نے بھی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ گیس کی رسد میں رکاوٹوں کی وجہ سے کھاد کے شعبے میں سست روی دیکھی گئی۔ بحیثیت مجموعی ملکی طلب میں کمی اور عالمی نمو کو لاحق خطرات بڑھنے سے صنعتی شعبے کی پیداوار میں کمی کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

خدمات کے شعبے میں نمو کا انحصار اجناس کے پیداواری شعبے کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔ درآمدات کے سکڑنے اور فصلی شعبے کی کمزور کارکردگی سے خرد ذیلی شعبے کی نمو متاثر ہونے کا خدشہ ہے، جبکہ معاشی سست رفتاری کے ٹرانسپورٹ شعبے کی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کی مزید نشاندہی پیٹرولیم مصنوعات اور کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں کمی سے ہوتی ہے۔ اب تک امید کی کرن بینکوں کی نفع یابی ہے، جو مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ برس کے مقابلے میں بلند رہی، جسے جزوی طور پر اس وقت کے شرح سود کے منظر نامے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

## 2.2 زراعت

خریفہ کے موسم میں قدرے سست رفتاری کے بعد ابتدائی اظہار بے ربیع کے موسم میں زرعی شعبے میں کچھ بہتری کے عکاس ہیں۔ خریفہ کے موسم میں کپاس کی پیداوار میں گزشتہ برس کے مقابلے میں بالترتیب 4.2 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس سے مالی سال 20ء کے لیے 25.7 فیصد کا ہدف حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اگرچہ مالی سال 20ء میں گنے کی پیداوار اپنے مقررہ ہدف سے تقریباً 1.5 فیصد کم ہے لیکن پھر بھی یہ گزشتہ برس سے تھوڑی سی زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ اسی طرح مالی سال 20ء میں چاول نے معمولی کارکردگی دکھائی کیونکہ



اس کی پیداوار 3.0 فیصد کے فرق سے ہدف حاصل نہیں کر سکی اور گزشتہ برس کی سطح کے قریب رہی۔ ربیع میں خام مال کی صورت حال گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتر رہی۔ خصوصاً، پانی کی دستیابی 5 سالہ اوسط سے زائد رہی، قرضوں کی تقسیم میں نمایاں اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 19ء کے مقابلے میں یوریا کا استعمال بڑھ گیا۔ گزشتہ برس کے موسم ربیع کے مقابلے میں خام مال کی بہتر صورت حال سے فصلوں کی پیداوار، خصوصاً گندم کی فصل کو تقویت ملنے کا امکان ہے۔

## خام مال

پانچ سالہ اوسط اور گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں ربیع کے موسم کی پہلی ششماہی کے دوران نہری پانی کے استعمال میں اضافہ ہو گیا (شکل 2.1)۔ نمایاں بہتری پنجاب اور سندھ میں دیکھی گئی جہاں اکتوبر تا دسمبر 2019ء میں آبپاشی کے پانی کی رسد بڑھ گئی تھی۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> اسپارکو کے اعداد و شمار کے مطابق آبپاشی کے پانی کی فراہمی میں پنجاب میں 24.5 فیصد اور سندھ میں 21.8 فیصد اضافہ ہوا۔

مزید برآں، خصوصاً سندھ اور پنجاب میں گندم کی بوائی کے موسم میں گزشتہ برسوں کی نسبت زیادہ بارشیں ہوئیں۔ علاوہ ازیں، گندم کی فصل میں نمود اور کاشت کے مرحلے میں درجہ حرارت کا گرنا کٹائی کے وقت یا فیتیں بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں زرعی قرضوں میں بھی 16.5 فیصد کا خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کی 11.1 فیصد شرح کو بھی شامل کیا جائے تو اس مدت کے لیے قرضوں میں حقیقی نمو تقریباً 5.4 فیصد بنتی ہے۔ معین سرمایہ کاری قرضوں کی تقسیم میں قابل ذکر اضافہ اس مدت کے دوران زرعی قرضوں کی نمایاں پیش رفتوں میں سے ایک ہے (باکس 2.1)۔

#### باکس 2.1: مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی قرضوں میں پیش رفت

جدول 2.1.1: پہلی ششماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم			
ارب روپے، نمو فیصد میں			
مؤ	م 20ء	م 19ء	
21.0	279.4	231	فارم (I)
10.3	83.7	75.9	جس میں، کارپوریٹ کاشت کاری
9.8	291.3	265.2	غیر فارم (II)
95.8	120.4	61.5	جس میں، مرغابی
12.2	148.8	132.6	جس میں، گلہ بانی
15.0	570.7	496.2	جاری سرمایہ (I + II = الف)
28.6	22.5	17.5	فارم (III)
55.9	21.2	13.6	غیر فارم (IV)
466.7	6.8	1.2	جس میں مرغابی
40.5	43.7	31.1	مجموعی پیداواری قرضے (III + IV = ب)
16.5	614.4	527.3	مجموعی قرضہ (الف + ب)

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

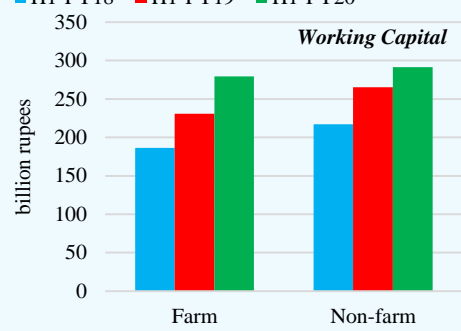
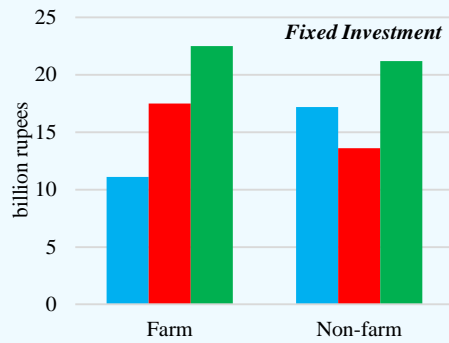
زراعت کے شعبے میں قرضوں کو بنیادی خام مال کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ زرعی رقوم کی آمد اور اخراج کا انحصار فصل کے پیداواری پیکر پر ہوتا ہے۔ سیالیت کی عارضی مشکلات کے خاتمے کے حوالے سے اس کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک قرض دینے کے رسمی اداروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ دیہی شعبے کو قرضے فراہم کریں۔ اسٹیٹ بینک کا بنیادی آلہ علامتی اہداف متعین کرتا ہے۔ مرکزی بینک بھی قرض دینے والے اداروں کی نگرانی میں بہتری لانے اور قرض لینے والوں کے لیے دستاویزی رکاوٹیں دور کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہا ہے۔ ان پالیسیوں کی کامیابی اس حقیقت سے بھی عیاں ہے کہ بینک تقریباً ہر سال اپنے اہداف کے حصول میں کامیاب رہے ہیں۔ مالی سال 10ء میں 260 ارب روپے کے خام قرضے دیے گئے تھے، جبکہ اب مرکزی بینک مالی سال 20ء کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم کا موجودہ 1,350 ارب روپے کا ہدف قابل رسائی ہے۔ یہ ایک دہائی میں چار گنا سے زیادہ اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

اپنے مالی سال 20ء کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے الیکٹر انک ویز ہاؤس ریسیٹ فنڈنگ کی اجازت دی اور زرعی قرضوں کے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط (پی آر زی) میں ترقیاتی قرضوں کی واپسی کی زیادہ سے زیادہ مدت 5 سال سے بڑھا کر 10 سال کر دی۔ الیکٹر انک ویز ہاؤس ریسیٹ فنڈنگ سے کاشت کاروں کی قرضوں تک رسائی بہتر بنانے میں مدد ملے گی اور اس کے تحت زرعی پیداوار اور اجناس کی ذخیرہ کاری پر قرضے دینے کے لیے بینکوں کو ویز ہاؤس رسیدوں

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

کو بطور ضمانت قبول کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اسکیم سے خصوصاً چھوٹے کاشت کاروں کو فائدہ پہنچے گا جنہیں عام طور پر زرعی اراضی کی عدم دستیابی کی وجہ سے قرض لینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے فصل کی کٹائی کے بعد نقصانات میں کمی اور کاشت کاروں کے منافع کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں قرضوں کی علامتی حدود میں اضافہ اور زرعی قرضوں کے اہل اجزا کو اپڈیٹ کیا ہے۔

### شکل 2.1.1: خام زرعی قرضوں کی تقسیم

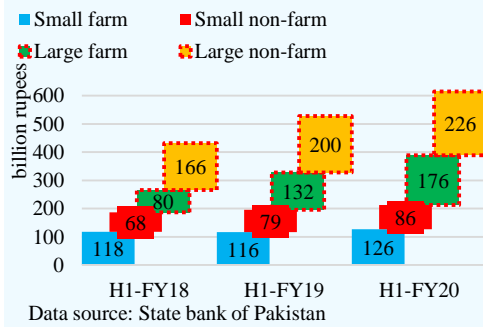


Data source: State Bank of Pakistan

یہ طرز فکر کامیاب رہا ہے جس کی عکاسی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اور جاری سرمائے کے قرضوں میں اضافے سے ہوتی ہے (شکل 2.1.1)۔ معین سرمایہ کاری کے لحاظ سے مرغابی کے شعبے کے قرضوں میں خاصا اضافہ دیکھا گیا اور پہلی ششماہی میں قرضوں کی خام تقسیم گذشتہ برس کی اسی مدت کے 1.2 ارب روپے سے بڑھ کر 6.8 ارب روپے تک پہنچ گئی (جدول 2.1.1)۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مرغابی کے شعبے کو جاری سرمائے کے قرضے تقریباً گئے اضافے سے بڑھ کر 120.4 ارب روپے پر آ گئے۔ مرغابی کے شعبے میں ترقیاتی اور جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو سے نشاندہی ہوتی ہے کہ اس شعبے کی

سرگرمیوں میں اضافہ ہو چکا ہے۔ گلہ بانی/ڈیری اور کارپوریٹ کاشت کاری نے بھی جاری سرمائے کے قرضے بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔

### شکل 2.1.2: چھوٹے بمقابلہ بڑے فارموں کے زرعی قرضے

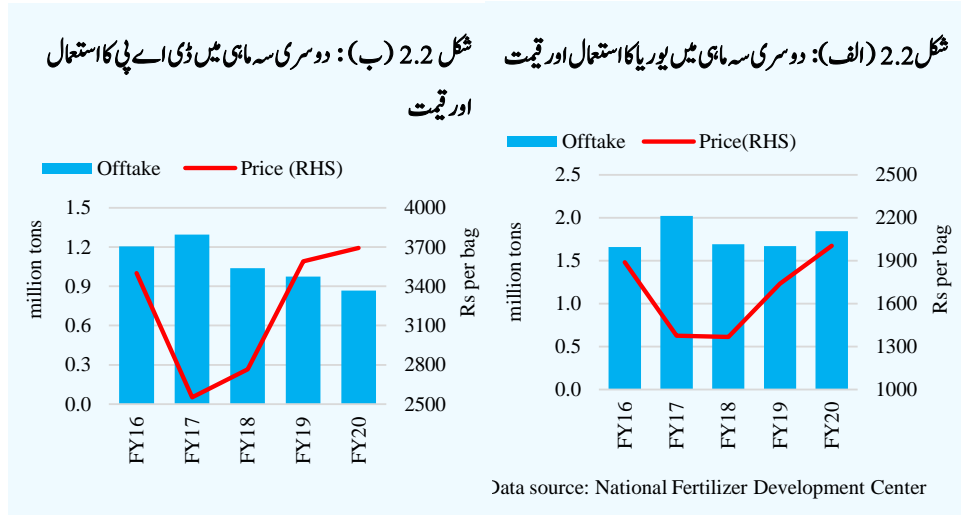


Data source: State bank of Pakistan

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں زرعی قرضوں میں ایک اور پیش رفت نمودار زیادہ تر بڑے فارموں کے زمرے میں مرکوز رہتا تھا (شکل 2.1.2)۔ قرضوں کے مجموعی جزدان میں بڑے فارموں کا حصہ دو برس پہلے کے 56.9 فیصد سے بڑھ کر 65.4 فیصد پر آ گیا ہے۔ یہ منتقلی دو اہم پیش رفتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ اول، بینک بڑے پیمانے کے قرض گيروں پر توجہ دے رہے ہیں۔ دوم، بڑے فارموں کی طلب موجود ہے، خصوصاً مرغابی اور گلہ بانی کے ذیلی شعبے میں۔

ادارہ جاتی قرض گاری کے لحاظ سے زرعی قرضوں کی نمو کو تحریک روایتی کمرشل بینکوں سے ملی، جن کا قرضوں کی تقسیم میں حصہ تقریباً 90 فیصد بنتا ہے۔ مائیکرو فنانس بینکوں اور مالی اداروں کی کارکردگی کمزور رہی۔ اس کے واضح سبب کا تعین کرنا قبل از وقت ہو گا لیکن انسدادی معنی لانڈرنگ / دہشت گردی کی فنانسنگ سے نمٹنے کے لیے حال ہی میں جاری کردہ رہنما خطوط پر عملدرآمد کا مکمل طور پر مائیکرو فنانس بینکوں اور مالی اداروں کے قرضوں کی نمو کو سست کرنے میں کردار ہو سکتا ہے۔

خام مال کے ایک اور اہم جز کھاد میں ربيع کے موسم میں ملا جلار جھان دیکھنے میں آیا۔ اس مدت میں کھاد کے استعمال میں 10.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ڈی اے پی میں مسلسل کمی کا رجحان جاری رہا اور اس میں 11.0 فیصد کمی ہوئی (شکل 2.2)۔ کھاد کے استعمال میں تبدیلی کاشت کاروں کی جانب سے مہنگی ڈی اے پی کے مقابلے میں سستے یوریا کو ترجیح دینے سے ہوتی ہے۔ یوریا کی قیمت میں 15.2 فیصد اضافے کے باوجود یہ ڈی اے پی کے مقابلے میں 45.7 فیصد سستی ہے جبکہ اس مدت میں ڈی اے پی کی قیمت میں 2.8 فیصد اضافہ ہو سکا۔



## خریف کی فصلوں کا جائزہ<sup>2</sup>

کپاس کی فصل مسلسل دوسرے برس بہتر کارکردگی نہیں دکھا سکی کیونکہ اس کی پیداوار گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.2 فیصد کمی کے ساتھ تقریباً 9.5 ملین گانٹھوں پر آگئی (جدول 2.1)۔ گزشتہ چند برسوں کی کارکردگی کو مد نظر رکھتے ہوئے 12.7 ملین گانٹھوں کا ہدف امید افزا تھا۔ عبوری تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہدف کے مقابلے میں پیداوار 25.7 فیصد کم رہی۔ پودے کی نمود کے اہم مراحل میں

<sup>2</sup> اس سیکشن میں دیا گیا تجزیہ 10 اکتوبر 2019ء کو منعقد ہونے والے ایف سی اے کے اجلاس کی روداد پر مبنی ہے۔ جبکہ کپاس کی چانچ جائزہ کمیٹی برائے کپاس کی مطبوعات 13 مارچ 2020ء کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

ناسازگار موسم اور پانی کی کم دستیابی کے ساتھ کیڑوں کے حملوں (گلابی سنڈی اور سفید مکھی) نے اہم کردار ادا کیا۔ حتیٰ کہ مجموعی رقبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 5.9 فیصد اضافہ ہو گیا، تاہم مجموعی طور پر اس کی کارکردگی پست یافت، خصوصاً سندھ میں، کے سبب اچھی نہیں رہی۔

جدول 2.1: کپاس کی فصل کے تخمینے						
مؤلفہ میں						
م س 18ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 18ء
رقبہ (ہزار ہیکٹرز)						
پنجاب	2,053	1,888	2,145	1,860	-8.0	-1.5
سندھ	612	448	640	615	-26.8	37.3
پاکستان	2,700	2,373	2,895	2,513	-12.1	5.9
پیداوار (ہزار گامیں)						
پنجاب	8,077	6,826	7,900	6,671	-15.5	-2.3
سندھ	3,776	2,938	4,600	2,680	-22.2	-8.8
پاکستان	11,946	9,861	12,720	9,451	-17.5	-4.2
یافت (کلوگرام/ہیکٹرز)						
پنجاب	669	615	626	610	-8.1	-0.8
سندھ	1,049	1,115	1,223	741	6.3	-33.5
پاکستان	753	707	639	639	-6.1	-9.5
ہ = ہدف، ع = عبوری						
ڈیٹا کا ماخذ: جائزہ کمیٹی برائے کپاس، وفاقی کمیٹی برائے زراعت، پاکستان دفتر شماریات، اسٹیٹ بینک کے تخمینے۔						

کے رقبے میں کمی، خصوصاً پنجاب میں، اس کارکردگی کا ایک اہم سبب تھی جبکہ مجموعی یافت میں اضافہ درج کیا گیا۔

ایسی صورت حال میں ملک کو خام کپاس درآمد کرنے کی ضرورت ہو گی کیونکہ ملکی کارخانوں میں اس کا استعمال اوسطاً 12 ملین گانٹھیں سالانہ سے کافی زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 20ء میں 2.5 ملین گانٹھیں درآمد کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات گزشتہ برس کی سطح سے کم رہی ہیں لیکن اگلی ششماہی میں صورت حال بدل سکتی ہے۔

دوسری ششماہی میں گنے کی پیداوار کے نظر ثانی شدہ تخمینے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گزشتہ برس کی فصل کے مقابلے میں 0.7 فیصد اضافے کے ساتھ 67.7 ملین ٹن رہی۔ یہ ہدف سے 1.5 فیصد کم تھی۔ گنے کی فصل

مالی سال 20ء میں چاول کی پیداوار 7.2 ملین ٹن کی سطح پر منجمد رہی (جدول 2.2)۔ چاول کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں جزوی طور پر بلند ملکی قیمتوں اور زراعت یافتہ ترخوں پر خام مال کی دستیابی کی بدولت 8.2 فیصد اضافہ ہوا، تاہم سندھ میں چاول کی یافت میں کمی نے مجموعی پیداوار میں کمی کر دی۔

### ربیع کا موسم - گندم

ابتدائی تخمینوں سے ربیع کے موسم میں گندم کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس میں مجموعی طور پر 3.2 فیصد اضافہ ہوا جو وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے مقررہ ہدف سے 2.4 فیصد کم تھا (جدول 2.3)۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں نصف اضافہ پنجاب میں ہوا جہاں پر یہ گذشتہ برس کی سطح کے ساتھ ساتھ ہدف سے بھی تجاوز کر گیا۔ سندھ میں بھی گندم کے زیر کاشت رقبے میں 7.5 فیصد کا بلند اضافہ ہوا، اگرچہ اس کا زیر کاشت رقبہ ہدف سے تقریباً 1.6 فیصد کم تھا۔

جدول 2.2: چاول کی فصل کی کارکردگی						
مؤلفہ فیصد میں						
م 20ء	م 19ء	م 20ء	م 20ء	م 19ء	م 18ء	رقبہ (ہزار ہیکٹر)
6.6	3.4	2,029	1,869	1,904	1,841	پنجاب
12.4	-16.7	776	770	690	828	سندھ
8.2	-3.1	3,041	2,877	2,810	2,901	پاکستان
پیداوار (ہزار ٹن)						
4.1	2.1	4,144	4,000	3,979	3,898	پنجاب
-7.7	-9.8	2,374	2,710	2,571	2,851	سندھ
0.1	-3.3	7,206	7,432	7,202	7,450	پاکستان
پاؤف (کلوگرام/ہیکٹر)						
-2.3	-1.3	2,042	2,140	2,090	2,117	پنجاب
-17.9	8.2	3,060	3,519	3,726	3,443	سندھ
-7.5	-0.2	2,370	2,583	2,563	2,568	پاکستان

ع = عبوری، ہ = ہدف

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق اور وفاقی کمیٹی برائے زراعت

اور وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کی پریس ریلیزوں کے مطابق ایف اے او اور چین سے ٹڈی دل حملوں سے نمٹنے کے لیے مدد طلب کی گئی۔

دو صوبوں (جن کا مجموعی پیداوار میں حصہ تقریباً 90 فیصد ہے) میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کے ساتھ بلند یافتوں کے پیش نظر امکان ہے کہ اس کے پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں خام مال کی بہتر صورت حال اور بوائی کی شروعات میں کم درجہ حرارت مالی سال 20ء میں گندم کی فصل کے امکانات کے لیے خوش آئند ہے۔ خصوصاً توقع ہے کہ یوریا کے استعمال میں اضافہ اور قرضوں کی تقسیم کی بلند سطح مثبت کردار ادا کرے گی۔ مختصر یہ کہ ٹڈی دل کے حملوں سے پیداوار میں کمی کا خطرہ ہے۔ فروری 2020ء میں ٹڈی دل کے بڑے حملوں سے متعلق قومی ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جہاں تک گندم کی سرکاری خریداری کا تعلق ہے تو حکومت نے اس کی امدادی قیمت مالی سال 19ء کے 1300 روپے سے بڑھا کر مالی سال 20ء میں 1,365 روپے کر دی ہے۔ اگرچہ یہ اضافہ مہنگائی کی سطح سے ہم آہنگ نہیں ہے، تاہم امدادی قیمت پر نظر ثانی گندم کی پیداوار پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اگر خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیاں ہدف کے مطابق 8.25 ملین ٹن گندم<sup>3</sup> کی خریداری کر لیتی ہیں تو اس

سے کٹائی کے وقت اضافی عوامی طلب پیدا ہو جائے گی، جو گزشتہ برس مفقود تھی۔ تاہم یہ ہدف بظاہر کافی امید افزا معلوم ہوتا ہے کیونکہ حکومت نے گزشتہ پانچ برسوں میں اوسطاً تقریباً 6 ملین ٹن خریداری کی تھی۔ وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو گزشتہ برس (جب مالی سال 13ء کے بعد گندم کی ملکی پیداوار اپنی کم ترین سطح پر تھی) صوبوں کی جانب سے خریداری میں کمی کے اثرات مالی سال

جدول 2.3: گندم کے زیر کاشت رقبہ (ہیکٹرز)			
	م س 19ء	م س 20ء	
	اصل	ہدف	تخمینہ
پنجاب	6495.9	6,560	6636.7
سندھ	1052.7	1,150	1131.5
خیبر پختونخوا	724.1	900	747.2
بلوچستان	389.6	550	427.2
پاکستان	8662.3	9,160	8942.6

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

20ء میں گندم اور آلے کی قلت کی صورت میں برآمد ہوئے تھے۔ سندھ نے گزشتہ برس گندم کی خریداری نہیں کی جبکہ پنجاب بھی خریداری کا ہدف حاصل نہیں کر سکا تھا۔ ایسی صورت حال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی اور ذیلی قومی سطحوں پر گندم کی سرکاری ذخائر کی موزوں سطح کی دوبارہ تعریف وضع کی جائے۔

جدول 2.4: چھوٹی فصلیں (ریح)					
رقبہ ”ہزار ہیکٹرز، پیداوار ہزار میٹرک ٹن، نمونہ صد میں					
م س 19ء کی پیداوار		م س 20ء کا ہدف		برہدف نموہ (فیصد)	
رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار	رقبہ	پیداوار
آلو	188	4,748	192	2	3
پیاز	148	2,080	148	0	1
چنا	943	447	983	4	18
ٹماٹر	38	414	54	39	45
مسور	13	6	17	33	46

\* م س 20ء کا ہدف / م س 19ء کی پیداوار

ڈیٹا کا ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق

<sup>3</sup> اقتصادی رابطہ کمیٹی نے فروری 2020ء میں 8.25 ملین ٹن گندم کی خریداری کا ہدف مقرر کیا تھا۔ یہ گزشتہ 5 برسوں کی پیداوار کی بنیاد پر گندم کی مجموعی پیداوار کے ایک تہائی حصے کو ظاہر کرتا ہے۔



### چھوٹی فصلیں

اگرچہ ربیع کے موسم کے لیے چھوٹی فصلوں کی پیداوار کے ابتدائی تخمینے ابھی تک موصول نہیں ہوئے، تاہم مالی سال 20ء کے اہداف سے مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی سے وابستہ توقعات کا ابتدائی جائزہ لیا جاسکتا ہے (جدول 2.4)۔ برہدف علاقے اور پیداوار دونوں کے لحاظ سے سب سے قابل ذکر اضافہ ٹماٹر کی پیداوار میں ہوا ہے۔ مالی سال 20ء کی دوسری ششماہی میں ٹماٹر کی قیمت تیزی سے بڑھ گئی تھی، ایسی پیش رفتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے پیداوار میں اضافہ خود کفالت کے لیے درست سمت میں ایک قدم ہو گا۔

### 2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی<sup>4</sup>

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں صنعتی شعبے کی پیداوار میں گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں تیزی سے کمی کا عمل سست ہو گیا۔ اس میں صرف 0.02 فیصد (سال بسال) کا معمولی اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں 5.7 فیصد تک کمی ہوئی تھی (جدول 2.5)۔ اس نتیجے کو بڑی حد تک چینی کی پیداوار میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے ورنہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو میں 2.7 فیصد تک کمی ہو جاتی۔ یہ کارکردگی حوصلہ افزا ہے لیکن اس سال چینی کی بروقت پیداوار سے منسلک موسمی عامل اور مالی سال 19ء میں پیداوار کی شروعات میں تاخیر کا مطلب ہے کہ یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ آیا یہ رجحان مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہ سکتا ہے۔

بعض دیگر ذیلی شعبوں نے بھی بہتر کارکردگی دکھائی۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کے شعبے کی پیداوار میں اضافہ ہوا تاہم دوسری سہ ماہی میں اس کی رفتار کچھ سست پڑ گئی کیونکہ دسمبر 2019ء میں یوریا بنانے والے دو کارخانوں نے اس کی پیداوار روک دی تھی۔ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں سیمنٹ کی صنعت میں بلند برآمدات کے ساتھ ملکی طلب میں کچھ بحالی کی بدولت 6.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ پچھلی سہ ماہی کے دوران اس میں کمی کا رجحان تھا۔ اگرچہ فولاد اور سیمنٹ کے شعبوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے لیکن مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں بہتری کے باوجود دوسری سہ ماہی میں فولاد کا شعبہ مثبت نمو نہیں دکھایا۔

دیگر اہم صنعتوں کی نمو میں بدستور کمی کا رجحان ہے جو معاشی سست رفتاری سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں کمی کے بڑے حصے کا ذمہ دار صرف گاڑیوں کا شعبہ ہے، تاہم اس کارکردگی میں گاڑیوں کی صنعت میں

<sup>4</sup> اس سیکشن میں دیا گیا تجزیہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی صنعتوں کے جنوری 2020ء کے مقداری اشاریے پر مبنی ہے۔

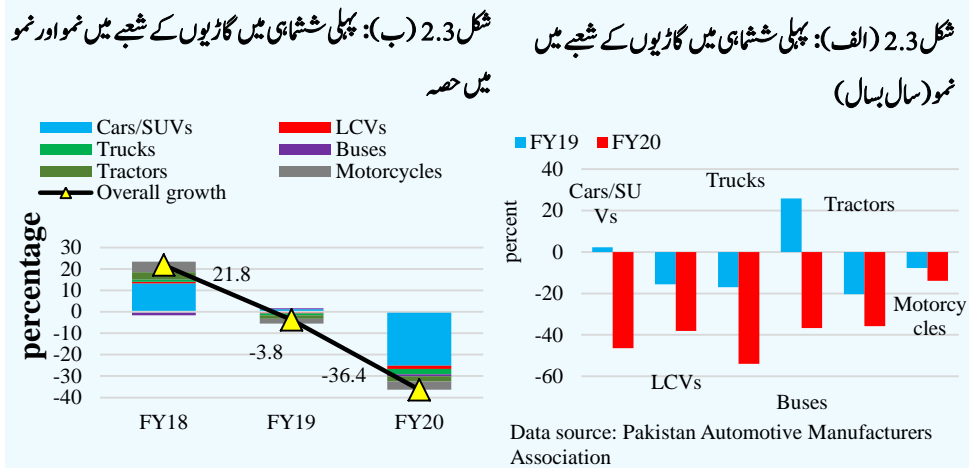
## پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 2.5: بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سال بسال نمو (فیصد)						
وزن	یکلی ششماہی		یکلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی	
	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء
بڑے پیمانے کی اشیاء سازی	-1.7	-2.8	-0.5	-5.7	-2.9	0.0
ٹیکسٹائل	-0.2	0.4	-0.2	0.2	-0.3	0.5
سوتلی دھاگہ	0.0	0.1	0.0	0.2	0.0	0.1
سوتلی پٹرا	0.1	0.2	0.1	0.1	0.2	0.3
پت سن کی اشیاء	-8.0	-5.3	-8.1	-14.8	-8.0	3.5
غذا	-3.3	3.9	1.9	-8.8	-7.6	15.4
چینی	-37.2	97.1	-	-	-37.2	97.1
سگریٹ	6.8	-29.3	4.4	-34.5	9.1	-24.3
نہائی گھی	1.7	5.1	4.1	2.0	-0.7	8.3
خوردنی تیل	1.3	7.0	6.9	0.2	-3.8	13.9
مشروبات	-1.7	-12.0	-6.7	-13.5	8.1	-9.5
پیٹرولیم مصنوعات	-4.9	-10.3	-5.4	-14.5	-4.4	-5.9
فولاد	-7.6	-12.3	-2.9	-17.0	-12.4	-6.8
غیر دھاتی معدنیات	-1.2	2.9	0.1	-0.9	-2.3	6.3
سینٹ	-1.6	2.7	0.1	-1.4	-3.0	6.3
گاڑیاں	-3.8	-36.4	-1.2	-33.9	-6.4	-39.1
جینیں اور کاریں	2.3	-46.4	4.7	-38.6	-0.2	-54.6
کھاد	6.5	4.9	-4.8	15.9	19.2	-5.1
ادویات	-10.1	-6.2	-4.8	-11.9	-14.6	-0.7
کاغذ	-2.0	7.2	3.9	-1.3	-7.5	16.0
الیکٹرونکس	20.1	1.9	16.9	11.0	23.1	-6.1
کیمیکلز	-3.3	-4.7	-6.7	-8.9	0.3	0.4
کاسٹک سوڈا	5.3	-14.7	17.2	-21.4	-5.3	-7.4
چمڑے کی مصنوعات	-1.9	11.2	0.5	6.3	-4.1	16.0

ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

نوار دوں کی پیداوار کو شامل نہیں کیا گیا۔ طلب میں کمی کے علاوہ پیٹرولیم کی صنعت ابھی تک فرنس آئل پر مبنی بجلی کے پلانٹس کی مرحلہ وار بندش کے حکومتی فیصلے کے اثرات سے باہر نکل رہی ہے۔ گزشتہ چند سہ ماہیوں میں الیکٹرونکس صنعت کی نمو میں برقی موٹروں کی پیداوار میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا تھا لیکن اس کی پیداوار میں تیزی سے کمی ہوئی کیونکہ ربیع کے موسم میں پانی کی وافر دستیابی نے پانی نکالنے کے پمپوں کی طلب کو گھٹا دیا تھا۔

مختصر یہ کہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2.8 فیصد سال بسال کمی ہوئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ نمو کے امکانات ہمت آزمایا معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آئندہ مہینوں میں خصوصاً چینی اور کھاد کی پیداوار میں سست رفتاری متوقع ہے، لہذا، صنعتی شعبے کی بحالی کے مرحلے کے بارے میں ابھی کچھ یقین سے نہیں کہا جاسکتا۔



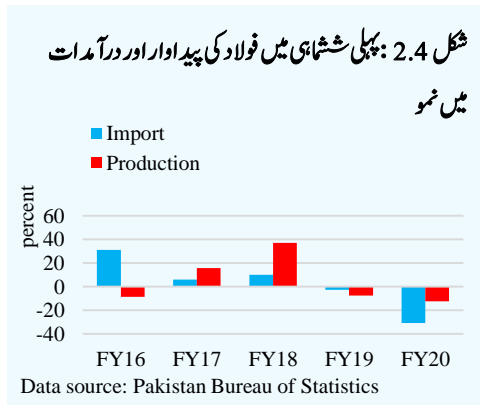
### گاڑیاں

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی نمو میں 36.4 فیصد کمی ہوئی۔ مالی سال 20ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نئی اساس متعین کرنے کے بعد سے یہ اس کی کم ترین سطح ہے۔ مزید برآں، اس شعبے میں مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں ہونے والی کمی پچھلی سہ ماہی سے زیادہ تھی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے میں اپنے وزن کی وجہ سے اس خراب کارکردگی میں اہم حصہ مسافر کاروں کے زمرے کا تھا۔ دیگر ذیلی شعبوں کی پیداوار بھی تیزی سے گر گئی (شکل 2.3)۔

گاڑیوں کے شعبے کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اعداد و شمار کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ طلب میں کمی کی اہم وجہ شرح مبادلہ میں ردوبدل تھا۔ اس کا جزوی سبب گاڑیوں کے پروزوں کی مقامی تیاری تھی۔ مزید برآں، گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں کمی کو مالیاتی کجگانی اور سخت زری پالیسی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ خصوصاً، مالیاتی کفایت شعاری کے اقدامات کے سبب گاڑیوں کے لیے سرکاری شعبے کی طلب کمزور ہو گئی۔

نئی کمپنیوں نے کسی حد تک گاڑیوں کی صنعت کے تحریکات کو تبدیل کیا ہے۔ چونکہ وہ گاڑیوں کے کئی زمروں میں موجودہ فریقوں کو مسابقت دے رہے ہیں، اس لیے یہ پہلو گاڑیوں کے شعبے کے سکڑنے کی رفتار اور شدت کو مزید بڑھا رہا ہے۔ فی الوقت ان فرموں کا پیداواری ڈیٹا بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا حصہ نہیں ہے۔ اگر ان فرموں کی پیداوار کو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی معلومات کے مجموعے میں شامل کیا جاتا تو یہ سکڑاؤ بہت زیادہ نہیں ہوتا۔

### تعمیرات اور منسلک صنعتیں



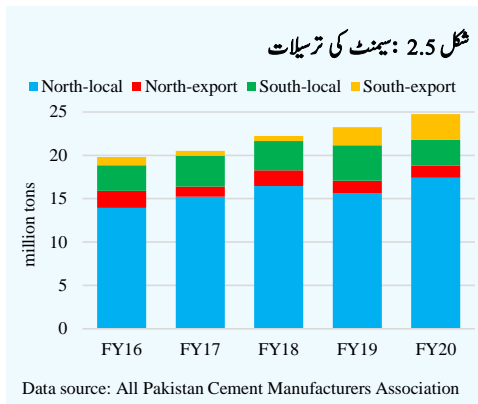
مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی صنعت کی پیداوار میں 12.3 فیصد کمی ہوئی (شکل 2.4)، تاہم مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں اس کے سکڑنے کی رفتار پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں سست ہو گئی۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران فولادی چادروں میں کمی زیادہ نمایاں تھی جس سے معیشت میں کمزور تعمیراتی سرگرمیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اسکرپ کی درآمدات، خصوصاً چھوٹے پیمانے کے پیداوار فولاد کی صنعت میں

ثانوی خام مال کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان کی مقدار میں بھی 17.0 فیصد کمی آئی۔ اس مدت میں فولاد کی تیار مصنوعات کی نمو میں بھی 28.3 فیصد کمی خاصی کی دیکھی گئی۔ تاہم، فولاد کی سادہ مصنوعات (فولادی چادروں) کی مستحکم طلب موجود رہی۔

مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی میں سیمنٹ کی صنعت میں نمو کی رفتار بڑھ گئی۔ اس کی اہم وجوہات میں سے ایک کلنر کی برآمدات میں اضافہ تھا۔ دوسرا عامل بلند ترقیاتی اخراجات کے باعث ملکی طلب میں کچھ بہتری اور ترسیلات زر کے بہاؤ کا بڑھنا تھا جو نجی تعمیرات پر اخراجات کا سبب ہو سکتا ہے۔

سیمنٹ کی ترسیلات پر آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 9.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلی سہ ماہی میں 2.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کارکردگی میں مقامی اور برآمدی فروخت کا حصہ برابر تھا جبکہ اس سے قبل نمو میں برآمدات کو بالادستی حاصل تھی۔ ڈیٹا کے مزید تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مقامی فروخت کی نمو میں سارا حصہ شمالی خطے کا تھا جبکہ جنوبی علاقے نے برآمدی کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا (شکل 2.5)۔

کلنکر کی بیشتر برآمدات بنگلہ دیش کو بھیجی گئیں کیونکہ اس کے سابقہ رسد کارویت نام نے اپنی رسد چین کی مارکیٹ کی طرف منتقل کر دی تھی۔<sup>5</sup> مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں اس سے سیمنٹ کی مقامی صنعت کو فائدہ پہنچا۔ مقدار کے لحاظ سے سیمنٹ کی مجموعی برآمدات میں کلنکر کا حصہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 47.5 فیصد تک پہنچ گیا جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 29.2 فیصد تھا۔ بھارت کو برآمدات نہ ہونے کے باوجود پورٹ لینڈ سیمنٹ کی برآمدات تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر تھیں جبکہ مالی سال 17ء اور مالی سال 18ء کے دوران ہماری سیمنٹ کی برآمدات میں بھارتی منڈی کا حصہ پچیس فیصد سے زیادہ تھا (باب 5)۔



تعمیرات میں باہمی ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے سیمنٹ کی صنعت کے پیداواری نتائج کے مقابلے میں فولاد کی پیداوار میں کمی، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے بعد سیمنٹ کے شعبے میں صحت مند مارجن اور فاضل پیداواری گنجائش سے نشاندہی ہوتی ہے کہ سیمنٹ کے پیداکار اپنی نمو کی حکمت عملی کو برآمدات سے اچھی طرح ہم آہنگ کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں فولاد سازوں کی موجودہ پیداوار ملکی ضروریات سے خاصی کم ہے جو درآمدات کو ضروری بنادیتی ہے۔

اس عدم مطابقت کا ایک اور سبب بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے پرانے سروے کا نمونہ ہو سکتا ہے جن سے ان دونوں صنعتوں کے موجودہ زمینی حقائق کی عکاسی نہیں ہوتی۔ آخری بار بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نئی اساس کا دوبارہ تعین مالی سال 06ء میں کیا گیا تھا اور تب سے اب تک اس میں کوئی اہم نظر ثانی نہیں ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کیونکہ اس مدت کے دوران ان دونوں شعبوں میں نئی فرموں کے قیام کے علاوہ موجودہ فرموں نے پیداواری گنجائش کی توسیع میں بھاری سرمایہ کاری کی ہے۔

## کھاد

کھاد کی صنعت کی نمو میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 4.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ کھاد کی صنعت کے تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ نمو کا سبب یوریا کے کارخانے،

<sup>5</sup> عمدہ پاؤڈر والے پورٹ لینڈ سیمنٹ کے پروسیس میں کلنکر کی پیداوار ہوتی ہے جو انبار یا پتھروں کی شکل میں تیار ہوتا ہے۔ پورٹ لینڈ سیمنٹ کی تیاری کے لیے کلنکر کو پیسا جاتا ہے۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

خاص طور پر چھوٹے یونٹ تھے۔ تاہم ڈی اے پی، ایس ایس پی اور این پی جیسی دیگر کھادوں کی پیداوار مزید کم ہو گئی۔ ملک میں کھاد کے اطلاق میں عدم توازن کے پیش نظر یہ ایک اچھی پیش رفت نہیں ہے کیونکہ کاشت کاروں کو درآمدی کھاد کے متبادل پر قدرے زیادہ انحصار کرنا پڑے گا۔<sup>6</sup>

یوریا کے شعبے کے نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں مجموعی نمو 7.8 فیصد ہوئی جو نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر (این ڈی ایف سی) کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ برس کے 8.5 فیصد سے کچھ کم ہے۔ یوریا کے بڑے کارخانوں کی نمو کا تسلسل تیسرے برس بھی برقرار رہا کیونکہ اس مدت میں ان کی مجموعی پیداوار میں مزید 2.3 فیصد کا اضافہ درج کیا گیا۔

یوریا کے چھوٹے کارخانوں نے گزشتہ برس کی کارکردگی پر انحصار کرتے ہوئے مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 84.2 فیصد نمو دکھائی۔ یہ پیداوار مالی سال 11ء کے بعد سے بلند ترین ہے۔ جیسا کہ پچھلی رپورٹس میں نشاندہی کی گئی ہے کہ کارکردگی کا دارومدار ان یونٹوں کو گیس کی رسد پر ہوتا ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں ان یونٹوں کو گیس کی رسد کا بڑا حصہ دوسری سہ ماہی میں موصول ہوا۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران چھوٹے کارخانے 6 میں سے 5 مہینوں میں گیس کی رسد کے حصول میں کامیاب رہے، جس سے کارکردگی میں بلند اضافے کی وضاحت ہوتی ہے۔

جدول 2.6: پہلی ششماہی میں کھاد کا توازن

ملین ٹن	م 16ء	م 17ء	م 18ء	م 19ء	م 20ء
ابتدائی ذخائر	0.2	1.7	1.1	0.1	0.2
درآمدی رسد	0.3	0.0	0.0	0.1	0.1
ملکی پیداوار	2.8	3.0	2.8	3.0	3.3
مجموعی دستیابی	3.3	4.7	3.9	3.2	3.6
استعمال	2.7	3.7	3.2	3.1	3.3
برآمدات	0.0	0.0	0.4	0.0	0.0
قلزہ/دستیاب	0.0	0.0	0.1	0.0	0.0
کم ہوتے ذخائر	0.6	1.0	0.3	0.2	0.2

ڈیٹا کا ماخذ: این ایف ڈی سی

چھوٹے یونٹوں کو گیس کی رسد میں تعطل کے سبب دسمبر 2019ء میں یوریا کی پیداوار رک گئی تھی۔ چونکہ یوریا وافر مقدار میں دستیاب تھی لہذا یہ تعطل فی الحال ملکی منڈی کو متاثر نہیں کر سکتا (جدول 2.6)۔ آگے چل کر ضروری ہے کہ حکومت ان یونٹوں کے لیے ایک واضح حکمت عملی وضع کرے جس سے انہیں آپریشنل رکھنے میں مدد ملے گی۔ ملک میں یوریا کی قلت کے باوجود ذرائع اعانت یافتہ گیس کی فراہمی اور

پیداوار کے ایک خاص سطح تک پہنچنے کے بعد گیس کی رسد فراہم نہ کرنے کی موجودہ پالیسی نہ صرف کھاد کی فرموں کی کارکردگی بلکہ اس

<sup>6</sup> ایف اے او ڈیٹا کے مطابق پاکستان میں کھاد کے استعمال کا جھکاؤ نائٹروجنس فرٹیلائزروں کی طرف ہے جس کا سبب اس کی کم لاگت اور دستیابی ہے۔ غیر متوازن آمیزے کے استعمال کا نتیجہ پاکستان میں فصلوں کی کم یافتوں کی صورت میں نکلتا ہے۔

کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی نمو کو بھی نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس رجحان میں بھی پورے سال کی پیداواری سطح میں کچھ یکسانیت ہونی چاہیے۔

کھاد کی مصنوعات کی پیداوار میں مسلسل چوتھے برس کمی کا رجحان رہا۔ یہ پیداوار مالی سال 13ء کے بعد سے کم ترین تھی۔ زراعت میں پیداواریت کو بڑھانے کے لیے ملک کو متوازن غذائی اجزاء کی ضرورت ہے۔ کھاد کے مجوزہ استعمال کے تقاضے پورے نہیں کیے جارہے جو دیگر ممالک کے مقابلے میں فصل کی یافتوں میں کم نمو کی وجوہات میں سے ایک ہے۔ اس پس منظر میں کھاد کی دیگر مصنوعات کی پیداوار میں کمی کا مطلب ہے کہ ملک کو یا تو ان اجناس کی درآمد کرنا پڑے گی یا پھر انہیں استعمال کیے بغیر گزارہ کرنا ہو گا۔

### تمباکو

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت سگریٹ کی پیداوار میں 29.3 فیصد کمی ہوئی۔ دو سطحوں پر مشتمل ایکسائز ڈیوٹی کی ساخت دوبارہ متعارف کرانے سے ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم کے نفاذ اور طریقہ کار کے بارے میں بے یقینی اور اسمگل شدہ اور جعلی متبادل سگریٹوں سے جاری مسابقت مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں اس صنعت کی ترقی میں رکاوٹ بن گئی تھی۔

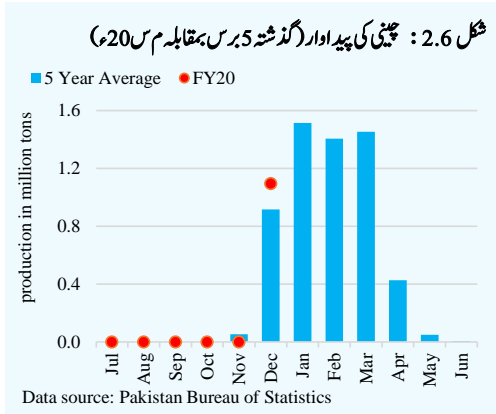
حکومت نے سگریٹوں کے لیے دو سطحوں پر مشتمل ڈیوٹی کی ساخت اختیار کی تاکہ تمباکو کے استعمال کی حوصلہ شکنی اور اس ذیلی شعبے سے محصولات کی وصولی کو بڑھایا جاسکے۔ پیداوار میں مذکورہ کمی سے قطع نظر ممکن ہے کہ مختصر مدت میں اس کا استعمال اتنی شرح سے کم نہ ہوا ہو کیونکہ سگریٹ کے استعمال کی نوعیت عام طور پر قدرے غیر یکساں ہوتی ہے۔ یہ حالات صارفین کی رسمی منڈی سے غیر رسمی شعبے کو منتقلی کا سبب ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں وفاقی حکومت ہدف کے مطابق حاصل جمع کرنے سے قاصر رہی۔

### چینی

دسمبر 2019ء میں چینی کی صنعت کی پیداوار میں 97.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس اسی مہینے میں 37.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ پاکستان میں چینی کی پیداوار کا چکر نومبر تا اپریل جاری رہتا ہے جبکہ 90 فیصد سے زائد پیداواری سرگرمی دسمبر تا مارچ کے 4 مہینوں میں مرکوز رہتی ہے۔ سازگار موسم، گزشتہ برس کے بقیہ اسٹاک کے کم ہوتے ذخائر اور چینی کے کارخانوں میں مسابقت نے فرموں کو اس سال گنے کی جلد کچل کاری پر مجبور کر دیا (شکل 2.6)۔<sup>7</sup> مالی سال 19ء کے مقابلے میں گنے کی کچل کاری کی بروقت شروعات کے نتیجے میں اساسی اثر

<sup>7</sup> چینی کی پیداوار کے لیے سرد موسم موزوں ہے کیونکہ اس سے فصل میں سکروز کا جز بڑھ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں چینی بنانے کی یافت بڑھ جاتی ہے۔

کی وجہ سے چینی کی پیداوار کی شرح نمو غیر معمولی طور بلند رہی۔ تاہم بحیثیت مجموعی اس کی پروسیسنگ تقریباً گزشتہ برس کی سطح پر رہنے کی توقع ہے، کیونکہ پیداواری تخمینے مالی سال 20ء میں گنے کی پیداوار میں معمولی اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔



چینی کی صنعت کو متاثر کرنے والا ایک اور اہم عامل کاشت کاروں، کارخانے داروں اور حکومت کے درمیان گنے کی قیمت کے تعین کے طریقہ کار کے بارے میں پایا جانے والا عدم اتفاق ہے۔<sup>8</sup> چونکہ گنے کی فصل تیار ہونے میں 12 مہینے سے زائد عرصہ لگ جاتا ہے، اس لیے کٹائی کے وقت قیمتوں کے تعین کا علامتی طریقہ کار فریقین کے مفاد میں نہیں ہے۔ مثلاً، جو کاشت کار وقت اور وسائل کی سرمایہ کاری کرتے ہیں وہ اپنی سرمایہ کاری سے ہم آہنگ منافع چاہتے ہیں۔ پیداواری لاگت میں فرق پایا جاتا ہے جبکہ کاشت کی مدت میں طلب و

رسد کی صورت حال بدلتی رہتی ہے۔ صورت حال میں تبدیلی کے ساتھ گنے کی کچل کاری کے آغاز پر قیمتوں کا علامتی تعین کاشت کاروں کے لیے فصل کے منافع کو متاثر کرتا ہے۔ دوسری جانب حکومت کی اعلان کردہ علامتی قیمت پر گنے کی خریداری چینی کے ملکی کارخانوں کو بین الاقوامی پیداواروں کے مقابلے میں غیر مسابقتی بنا دیتی ہے۔ ملک کے پاس چینی کی پیداوار کی فاضل مقدار کی صلاحیت موجود ہے۔ تاہم فریقوں کے درمیان قیمتوں کے تعین کے معاملے پر اختلافات کا تسلسل گزشتہ دو برسوں سے گنے اور چینی کی پیداوار میں اتار چڑھاؤ کا سبب بن رہا ہے۔

## ٹیکسٹائل

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی کارکردگی میں بحالی کی کچھ علامات نظر آئی ہیں کیونکہ اس شعبے کی پیداوار میں 0.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 0.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ نمو کو تحریک دھاگے اور کپڑے کے اجزائے ملی جبکہ اونپ اور پٹ سن کی اشیاء کی پیداوار میں خاصی کمی آگئی۔ ٹیکسٹائل گروپ کی برآمدات مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 3.9 فیصد نمو کے ساتھ 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح تھی۔

<sup>8</sup> قبل ازیں اس مسئلے کو بینک دولت پاکستان کی پاکستانی معیشت کی کیفیت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 19ء میں اجاگر کیا گیا تھا۔



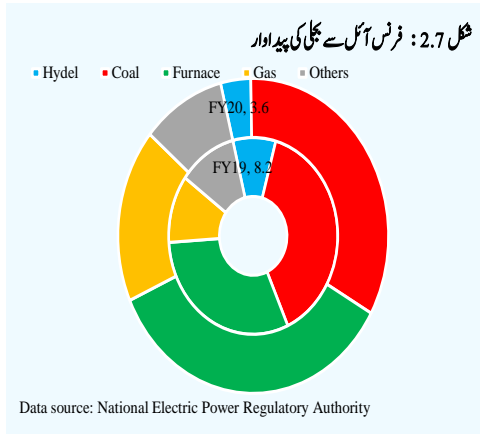
بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور برآمدی ڈیٹا کے درمیان فرق بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ ٹیکسٹائل کی صنعت مسلسل بلند رسدی زنجیر سے منسلک مصنوعات پر منتقل ہو رہی ہے، جن کا احاطہ صنعتی پیداوار کے ڈیٹا میں نہیں کیا جاتا۔ اس مدت کے دوران ملبوسات کی برآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا جبکہ ثانوی مصنوعات برآمدی کارکردگی پر بوجھ تھیں (دیکھیے باب 5)۔ چند پیداواروں نے اندرونی ساختہ ثانوی خام مال (دھاگہ، کپڑا وغیرہ) کو استعمال کرتے ہوئے اپنی توجہ برآمدی منڈی پر مرکوز کی ہے جبکہ قبل ازیں یہ تیار مصنوعات کی شکل میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں اپنا حصہ ڈال رہے تھے۔

### الیکٹروکس

گذشتہ چند برسوں کے دوران برقی موٹروں کی کارکردگی میں الیکٹروکس کے شعبے میں نمو کو بالادستی حاصل رہی ہے۔ برقی موٹروں کی نمو میں کمی کے ساتھ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران الیکٹروکس صنعت کی نمو گر کر صرف 1.9 فیصد پر آگئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 20.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ گذشتہ تین برسوں کی پہلی ششماہی میں بالترتیب 10.9، 303.3 اور 31.3 فیصد کی نمو حاصل کرنے کے بعد برقی موٹروں کی پیداوار مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 4.1 فیصد کی معمولی نمو حاصل کر سکی۔ موٹر اجزاء کی پیداوار میں کمی کو دیہی علاقوں میں گذشتہ چند مہینوں کے دوران پانی کی محدود طلب سے منسوب کیا جاسکتا ہے جو ملک میں پانی کی خاطر خواہ دستیابی سے ہم آہنگ ہے۔

### پیٹرولیم

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم کے شعبے میں 10.3 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا۔ تاہم مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کا دوسری سے تقابل کیا جائے تو دوسری سہ ماہی میں سکڑنے کی رفتار کافی سست ہے۔<sup>9</sup>



چند مستثنیات کو چھوڑ کر مصنوعات کے تقریباً تمام زمروں میں وسیع البنیاد کمی ہوئی۔ فرنس آئل کے مرحلہ وار خاتمے اور خام مال کی بلند قیمتوں نے رسد کو متاثر کیا جبکہ مہنگی اشیا کی صارفین قیمتوں اور کمرشل سرگرمیوں میں کمی طلب کو کم کرنے کا باعث

<sup>9</sup> مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی میں پیٹرولیم شعبے کی نمو میں 14.5 فیصد کمی ہوئی تھی جبکہ دوسری سہ ماہی میں 5.9 فیصد کمی دیکھی گئی۔

بنی۔ اس کے نتیجے میں فرنس آئل، پیٹرول اور ڈیزل کی مصنوعات کی پیداوار میں دوہندسی کی دیکھنے میں آئی۔ کونکے اور آبی بجلی کی رسد میں بہتری نے فرنس آئل اور ڈیزل کی طلب کو کم کر دیا، جس نے صنعت کی نمو پر منفی اثرات مرتب کیے (شکل 2.7)۔

#### 2.4 خدمات

خدمات کے شعبے کی پیداوار میں تھوک اور خردہ تجارت کی سرگرمی کا بڑا حصہ ہے اور مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں ان کی کارکردگی خراب رہی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور شعبہ جاتی قرضوں کے استعمال جیسے پر اکیسی اظہاریوں میں پہلی ششماہی کے دوران سال بسال کم نمو ہوئی (جدول 2.7)۔ اس کے مقابلے میں شعبہ جاتی قرضوں کا بہاؤ گزشتہ برس کی اسی مدت میں مثبت رہا تھا، حتیٰ کہ خدمات کا شعبہ اپنا مالی سال 19ء کا ہدف حاصل نہیں کر سکا تھا۔ درآمدات میں بھی تیزی سے کمی ہوئی، جسے ملک میں جاری کئی معاشی استحکام کے اقدامات سے منسلک کیا جاسکتا ہے۔

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے جز میں کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں گزشتہ برس کی نسبت تیزی سے کمی ہوئی جبکہ اس کے ساتھ ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت بھی کم رہی۔ علاوہ ازیں ایکسل لوڈ کا مسئلہ (جسے بظاہر اکتوبر 2019ء میں حل کر لیا گیا تھا)

جدول 2.7: شعبہ خدمات کے منتخب اظہار (پہلی ششماہی)		
م 20ء	م 19ء	تھوک و خردہ تجارت (18.9 فیصد)
-38.8	52.2	شعبہ جاتی قرضوں کا استعمال: بہاؤ (ارب روپے)
23.2	28.0	درآمدات (ارب ڈالر)
-3.4	-1.8	بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)
614.4	527.3	زرعی قرضہ (تقسیم، ارب روپے)
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات (12.9 فیصد)		
6.3	7.2	ٹرانسپورٹ شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت (ملین)
11,488	24,559	کمرشل گاڑیوں کی فروخت (اکائیاں)
78.2	72.7	موبائل فون کی گنجائش (ملین)
78.0	50.5	براؤزینز کے استعمال کنندگان
مالیات اور بیمہ (3.5 فیصد)		
21,991.3	19,682.1	اثاثہ جات (ارب روپے)
15,953.5	14,254.2	ڈپازٹس (ارب روپے)
88,030	72,753	منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)
8.6	8.0	انٹیکشن کا تناسب
عمومی حکومت کی خدمات (8.4 فیصد)		
2,450.3	1,796.7	عمومی حکومت اور دفاع پر اخراجات: (ارب روپے)

نوٹ: بریکٹس میں دی گئی قدریں مالی سال 19ء میں شعبہ جاتی حصے ہیں  
 \* اسٹیٹ بینک کی جانب سے آئی ایس آئی سی 4 کی درجہ بندی کو اختیار کرنے کے بعد سے تھوک و خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے زمروں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ لہذا، شعبہ جاتی قرضوں کے ہر کیس کے استعمال کی فی کس پیمائش ممکن نہیں۔  
 \*\* ذخائر، آخر دسمبر 2019ء تک۔  
 \*\*\* صرف وفاقی حکومت۔  
 ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان، پی بی ایس، اوسی اے سی، پی اے ایم اے، پی ٹی اے اور وزارت خزانہ۔

اکتوبر 2019ء میں ایک بار پھر سامنے آیا جس کے نتیجے میں جنوری 2020ء میں سامان کے ٹرانسپورٹروں نے آٹھ دن ہڑتال کی۔ اس پس منظر میں ٹرانسپورٹ کے ذیلی جز سے نمو میں کمی سے ابھرنے والے خطرات سال کی بقیہ مدت میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مواصلات کے ذیلی جز موبائل فون کی گنجائیت میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا اور براڈ بینڈ کے استعمال کنندگان کی تعداد میں قابل تعریف اضافہ ہوا۔ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت موبائل فون کی درآمدات بھی 69.2 فیصد بڑھ گئیں (امریکی ڈالر میں مالیت کے لحاظ سے)۔<sup>10</sup> مواصلاتی خدمات سے منسلک سرگرمیوں کو وسط تا طویل مدت میں ڈیجیٹل پاکستان انی شیٹو کے دسمبر 2019ء میں افتتاح سے مزید فروغ حاصل ہو سکتا ہے، جس میں رسائی اور کنکٹیویٹی کو اہم ستونوں کی حیثیت دی گئی ہے۔

مالیات اور بیمہ کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی بینکاری نظام کے بعد از ٹیکس منافع میں جولائی تا دسمبر 2019ء میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 21.0 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، اس کے ساتھ ساتھ انفیکشن کا تناسب دسمبر 2019ء تک بڑھ کر 8.6 فیصد تک پہنچ گیا، جس میں واجب الادا (خام) غیر فعال قرضوں کی مالیت 761 ارب روپے ہے۔ مجموعی غیر فعال قرضوں کی رقم میں بیمار صنعتی یونٹوں کے قرضوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جنوری 2020ء میں پاکستان کارپوریٹ ری اسٹرکچرنگ کمپنی لمیٹڈ (پی سی آر سی ایل) کے قیام کے بعد ایسے قرضوں کی بحالی کا امکان موجود ہے۔<sup>11</sup> فوری ری اسٹرکچرنگ اور بیمار یونٹوں کے اسپانسرز کی جانب سے تازہ ایکویٹی کے ادخال سے اس اقدام کی کامیابی میں مدد مل سکتی ہے۔

<sup>10</sup> خصوصاً موبائل فون کی درآمدات مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے 364 ملین ڈالر کے مقابلے میں بڑھ کر 616.1 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔

<sup>11</sup> پی سی آر سی ایل دس کمرشل بینکوں نے مل کر قائم کیا ہے جن میں حبیب بینک، نیشنل بینک آف پاکستان، یونائیٹڈ بینک، ایم سی بی، الائیڈ بینک، میزان بینک، بینک الفلاح، بینک الحیب، حبیب میٹروپولیٹن بینک اور فیصل بینک شامل ہیں۔ تفصیلات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز بعنوان ”پاکستان کارپوریٹ ری اسٹرکچرنگ کمپنی لمیٹڈ“ جو 10 جنوری 2020ء کو جاری کی گئی۔